سوال

(522) حدیث "ابغض الحلال الی اللہ الطلاق" کی صحت کا بیان

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا حدیث ابغض الحلال الی اللہ الطلاق صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث ضعیف ہے اور ابغض الحلال الی اللہ الطلاق[1] کو معنی کے اعتبار سے بھی ہم صحیح نہیں کہہ سکتے کیونکہ جو چیز اللہ کے ہاں مبغوض ہو اس کا حلال ہونا ممکن نہیں ہے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ یہ پسند نہیں فرماتے کہ مرد اپنی بیوی کو طلاق دے لہذا طلاق میں اصل کراہت اور ناپسندیدگی ہے اور اس کی دلیل کہ بلاشبہ اللہ تعالی طلاق کو پسند نہیں کرتے اللہ تعالی کا وہ فرمان ہے جو ان لوگوں کے متعلق ہے جو اپنی بیویوں سے ایلا کر لیتے ہیں۔

لِلَّذينَ يُؤلونَ مِن نِسائِهِم تَرَبُّصُ أَربَعَةِ أَشهُرٍ فَإِن فاءو فَإِنَّ اللَّهَ غَفورٌ رَحيمٌ ٢٢٦ وَإِن عَزَمُوا الطَّلاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَميعٌ عَليمٌ ٢٢٧ ... سورة البقرة

"اوران لوگوں کے لیے جو اپنی عورتوں سے قسم کھالیتے ہیں چار مہینے انتظار کرنا ہے پھر اگر وہ رجوع کر لیں تو بے شک اللہ بے حد بخشنے والا نہایت رحم والا ہے اور اگر طلاق کا پختہ ارادہ کر لیں تو بے شک اللہ سب کچھ سننے والا سب جاننے والا ہے۔"

ان کے رجوع کے متعلق اللہ تعالی نے فرمایا:

فَإِنَّ اللَّهَ غَفورٌ رَحيمٌ "کہ اللہ تعالی ان پر رحم کرے گا اور ان کو معاف کر دے گا۔"

اور ان کے عزم طلاق پر یہ ارشاد فرمانا:

فَإِنَّ اللَّهَ سَميعٌ عَليمٌ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے طلاق کا عزم کرنا پسند نہیں فرماتا۔

اور جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ طلاق میں کیا قباحتیں ہیں یعنی اس سے عورت کا دل ٹوٹتا ہے اور اگر بچے ہوں تو خاندان بکھر جاتا ہے (اور جو چیز طلاق کی طرف لے جاتی ہے) اس سے نکاح (پر مرتب ہونے والی) مصلحتیں فوت ہو جاتی ہیں لہٰذا اس بنا پر طلاق اصلاً مکروہ ہوگی۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

[1]۔ ضعیف سنن ابی داوٗد رقم الحدیث (2178)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 468

محدث فتویٰ